ہوئی۔ اللہ تمہاری برکات میں اضافہ کرے۔ اور جو کچھ (آپ نے) برخودار ظفر علی خاں کے بارے میں لکھا ہو بالکل ٹھیک ہے۔ اخلاق مناقب، اخلاص اور دوسری خوبیاں جو ہونی چاہئیں اور جنہیں دل چاہتا ہے وہ سب اُس میں ہیں۔ اس کی انہیں خوبیوں نے مجھے اپنی محبت کا شکار کر رکھا ہے۔ ورنہ مجھ جیسے آزاد انسان کو جسے خود اپنی فکر نہ ہو کسی دوسرے سے کیا مطلب ہوگا۔ خدا اُسے فتوحاتِ صوری و معنوی عطا کرے کہ مجھے دُنیا میں اُس سے زیادہ کوئی عزیز نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اُس کی ماں، باپ اور خبر گیری کرنے والا سب کچھ میں ہی ہوں۔ وہ بھی میرے ساتھ ارادت، فرزندی و غلامی اور بندگی کے آداب بجالاتا ہے۔ لیکن ایک بات ہے جو میں جانتا ہوں۔ اس برخوردار پر پہلے سے زیادہ التفات کرنا چاہیئے اور اس برخوردار سے کہیئے کہ ہر صبح فقیر کی طرف متوجہ ہوکر بیٹھا کرے، اس کو آپ خود توجہ نہ دیجئے اور اس برخوردار کی دقت کے بارے میں (آپ نے) جو کچھ لکھا ہے اس سے دل کو بہت صدمہ پہونچا۔ میاں غلام محمد نے اپنے باطن کی کھوٹ ظاہر کردی تھی۔ استعداد کے مطابق ان کی اصلاح کردی گئی۔ وہ کہتے تھے کہ انھوں نے اسی کام کے لئے سفر کیا ہے خدا کرے کہ ٹھیک ہو۔ فقیر ایک دفعہ شاہ ولی اللہ کی عیادت کو گیا تھا۔ اُن کی بیماری کے ازالہ کے لئے خدا سے ہمت طلب کی۔ اور دعا میں مصروف ہوا۔ حافظ غلام رسول نے ملاقات کی۔ بزرگ آدمی ہیں۔ مولوی ظہور اللہ جیو سے سلام کہدیجئے۔ والسّلام۔

بنام صاحبزادہ شریف حسین[۱]

فقیر نے خواب میں معلوم کیا ہے کہ تمہاری والدہ باطن میں تم سے ناخوش ہیں۔ والدہ کی ناراضگی آخرت اور دُنیا دونوں میں نقصان کا سبب ہے۔ خاص طور پر والدۂ مشفقہ نے یہ سوال کیا تھا۔ اگرچہ یہ حقیقت ہے تو اس کا کفارہ ادا کرو۔ اور تلافی کرو۔ خدا تمہارے کاموں میں خیر و برکت دے۔ اور اُس سے غافل نہیں ہوں لیکن ملاقات کا ہونا قسمت پر موقوف ہے۔ اخیر عمر ہے اگر زندگی میں میسّر نہیں ہوئی تو بشرطِ سلامتِ ایمان انشاءاللہ تعالےٰ تو بہشت میں خاطرخواہ ملاقاتیں ہونگی۔ خاتمہ بالخیر کی دعا میں یاد رکھیں۔ بے سروسامانی کے باوجود موسم برسات میں مفقودالخبر فرزند کی تلاش میں نکلنے سے سوائے تکلیف کے کوئی فائدہ نہیں۔ رحمتِ الٰہی کی امید میں منتظر رہنا چاہیئے۔ اگر اُس کی عمر باقی ہے تو ایک نہ ایک دن آجائے گا۔ والسّلام۔ (باقی آئندہ)

[۱] کلماتِ طیبات میں مکتوب الیہ کا نام نہیں دیا گیا۔ لیکن نعیم اللہ بہرائچی نے یہ خط اسی نام سے نقل کیا ہے۔ معمولاتِ مظہری ص / ۱۱۰۔

ادبیات

غزل

جناب آلم مظفر نگری

سمجھے نہ حقیقت کو اپنی انسان کو انساں بھول گئے
فطرت کے تقاضے تھے جتنے بیگانۂ عرفاں بھول گئے

کرنے تھے فراہم وحشت میں کچھ ہوش کے ساماں بھول گئے
آتے ہی چمن میں رازِ خودی یارانِ بیاباں بھول گئے

وہ خواب تھا یا بیداری تھی کچھ یاد نہیں آتا ہم کو
دیکھے تھے کہاں جلوے اُن کے اے دیدۂ حیراں بھول گئے

مانا کہ نکالے تیر کئی زخمِ دل سے اے چارہ گرو
پیوستِ مذاقِ دل تھا جو تم اک ہی پیکاں بھول گئے

پہنچے تو کنارے تک لیکن کیا کہئے کہ اہلِ کشتی نے
ساحل پہ وہ ہنگامے دیکھے ہنگامۂ طوفاں بھول گئے

یہ دشت و چمن واقف ہونگے تم کو تو ذرا بھی یاد نہیں
کس کس سے ہوئے تھے وحشت میں ہم دست و گریباں بھول گئے

لائے نہ یہاں پیغامِ چمن کہدے یہ کوئی فصلِ گل سے
مقصودِ جنونِ آزادی قیدئ زنداں بھول گئے

ہیں آج بہاروں پہ نازاں نفرت ہی انھیں ویرانوں سے
پھر ہوں گے بیاباں یہ اکدن یہ رازِ گلستاں بھول گئے

سمجھے تھے جسے اک رازِ جنوں رکھا تھا جسے محفوظِ نظر
کیا جانئے ہم وحشت میں کہاں وہ تارِ گریباں بھول گئے

یہ پوچھ نہ ہم کس طرح لٹے کس طرح مٹے تیرے ہاتھوں
جو کچھ بھی گذرنا تھا گذرا اے گردشِ دوراں بھول گئے

یہ رازِ محبت سے پوچھو کیوں چارہ گرانِ اہلِ غم
جو درد کہ درمانِ دل تھا اُس درد کا درماں بھول گئے

اب تازہ بہاریں کیا آئیں تخلیقِ چمن ممکن ہی نہیں
پروازِ گل افشاں کو اپنی ذراتِ بیاباں بھول گئے

نغموں سے ترے اک روز آلم گونجیں گی فضائیں ہستی کی
مایوس نہ ہو گر آج تجھے اربابِ گلستاں بھول گئے